زبردستی کا ڈاکٹر

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم ملک☆

Abstract

French playwright Moliere's drama was translated into Urdu with the name of "Zabardasti Ka Doctor" by Sayed Imtiaz Ali Taj. It broadcasted from Radio Pakistan Lahore in 1958, 1959 and 1961. A couple of cyclostyled scripts of this drama, containing as many as 41 pages each, have been found from Radio Pakistan which indicate various information regarding to its transmission. It is to be beleived an unpublished comedy of 3 acts in 5 scenes in which a woodcutter is taken for a doctor and a lover is succeeded to wed to his beloved after some hurdles.

'زبردستی کا ڈاکٹر' سیّد امتیاز علی تاج کا سہ بابی ڈراما ہے جو فرانسیسی ڈراما نگار مولیئر(۱) (۱۶۲۱ء۔۱۶۷۳ء) کے ایک ڈرامے کا اُردو ترجمہ ہے۔ تاج نے اِسے ریڈیو کے لیے لکھا جسے سیّد اظہار کاظمی کی زیرِ ہدایات تیار کیا گیا۔ اُس میں معروف صداکار محمد حسین نے سناول کا کردار ادا کیا۔ امکان غالب ہے کہ اُس میں تاج نے بھی کوئی کردار ادا کیا ہوگا' کیوں کہ تاج اپنے ہر ڈرامے میں صداکاری کیا کرتے تھے۔ اِس طرح یہ ڈراما ۱۷رمئی ۱۹۵۸ء کی شام کو چھے بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے نشر ہوا' جس کے حقِ نشر کے طور پر تاج کو پچاس روپے ادا کیے گئے۔(۲)

☆ استاد شعبہ اردو، کلیہ شرقیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

اس نشریے کا مسوّدہ ریڈیو پاکستان لاہور کے اولڈ سکرپٹ سیل میں راقم الحروف نے دیکھا تھا جو رجسٹر سائز کے اِکتالیس مُیالے کاغذوں پر سائیکلوسٹائل کیا گیا تھا۔(۳) اُس کی پیشانی پر خورشید شاہد کا نام درج ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ اُس میں معروف آرٹسٹ خورشید شاہد نے بھی صدا کاری کی ہوگی اور زیرِ تذکرہ مسودہ' خورشید شاہد کے زیرِ استعمال رہا ہوگا۔

'زبردستی کا ڈاکٹر' ۱۹۵۸ء میں پہلی بار نشر ہونے کے کوئی سوا سال بعد ۲۲/اگست ۱۹۵۹ء کو ریڈیو پاکستان لاہور سے دوبارہ نشر کیا گیا جس کے حقِ نشر کے طور پر تاج کو پینتیس روپے ادا کیے گئے۔(۴)

اپنے نشریاتی تسلسل میں یہ ڈراما ۳ جون ۱۹۶۱ء کی شب کو نو بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے تیسری بار نشر کیا گیا جس کے حقِ نشر کے طور پر تاج کو پینتیس روپے ادا کیے گئے۔(۵) اس نشریے کا مسوّدہ ریڈیو پاکستان اسلام آباد کے سنٹرل پروڈکشنز یونٹ میں محفوظ ہے اور اپنے متن کے اعتبار سے اُس مسودے کی نقل ہے جو لاہور سے پہلی بار نشر کیا گیا تھا۔ اس کے آخر میں آفتاب نامی کسی شخص نے اپنے دستخط کیے ہیں۔ ہوسکتا ہے اُس نے یہ نقل تیار کی ہو، اس مسودے کی عکسی نقل بھی راقم الحروف کے پیشِ نظر ہے۔(۶)

پہلی بار نشر ہونے والے مسودے کا دِقتِ نظر سے مطالعہ کیا تو اُس میں کئی مقامات ایسے نظر آئے جہاں مکالمے قلم زد پائے' جو ظاہر ہے نشر نہیں کیے گئے ہوں گے۔ قلم زد کیے ہوئے مکالمے یہاں اِس خیال سے درج کیے جاتے ہیں کہ اِن سے اندازہ ہو سکے گا کہ آج سے نصف صدی پیش تر ہماری سوسائٹی کی اَخلاقی سطح کس طرح کی باتوں کو ریڈیو سے نشر کرنے کی متحمل نہیں ہوتی تھی۔ بعض مکالموں کا کچھ حصہ مسودے میں رہنے دیا گیا اور کچھ حصہ حذف کر دیا گیا تھا۔ وہ حذف شدہ حصے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

> ''سناول: چناں چہ ہر تن دُرست آدمی بہ خوبی اِس سے اپنا کلام چلا سکتا ہے۔''(۷)

''سناول: چناں چہ میں چاہتا ہوں کہ ہلکے ہاتھ سے تمھیں مالش بھی
آپ کروں اور حبِ مُراد بھی اِستعمال کراؤں''(۸)

اِن ادھورے مکالموں میں ایک جگہ پر دو شعر بھی حذف کر دیے ہیں:

''سناول: یہ شراب بھی وہ نعمت ہے کہ اچھے اچھے زاہدوں کی رال اِس پر ٹپکتی
ہے۔(گاتا ہے)

شرب شوق سے مت ڈر رنگیلے
خدا زر دے تو گھر میں چُھپ کے پی لے

نہ مجھے مے سے سروکار' نہ کچھ جام سے کام
ایک رکھتا ہوں فقط ساقیِ گُل فام سے کام'' (۹)

ایک جگہ مارٹیا کا پورا ایک مکالمہ حذف کیا گیا ہے۔

'' دفان ہو۔ دکھاوے کو جو کچھ بھی کہوں۔ پر بات بھولنے والی میں بھی
نہیں۔تاک میں رہوں گی کہ موقع ہاتھ آئے تو اِس مار کٹائی کا بدلہ چکاوں
اور بدلہ بھی ایسا کہ میاں [کو] چھٹی کا دودھ یاد آجائے''(۱۰)

ایک مقام پر دو مسلسل مکالمے حذف کیے گئے ہیں جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

''مارٹیا: تو کان کھول کر میری بات بھی سن رکھو جو میں کہوں گی تم کو وہی
کرنا پڑے گا۔ میں نے کسی کے ناز اُٹھانے کو شادی نہیں کی تھی۔

''سناول: یہ شادی بھی عجب جی کا جنجال ہے۔ ارسطو سچ کہتا تھا: بیوی'
شیطان سے بھی گئی گزری شے ہے۔''(۱۱)

ڈرامے کے شروع میں میاں بیوی آپس میں جھگڑتے اور ایک دوسرے کو کوسنے دیتے ہیں۔اُن کے یہ کوسنے اگلے تین مکالموں تک چلے گئے ہیں۔دل چسپ بات یہ ہے کہ جھگڑے کا یہ سارا حصہ نشر کرتے وقت خارج کر دیا گیا۔ یہ حصہ ڈرامے کے متن میں شامل کیا گیا ہے' اِس

لیے اِس قدر طویل اقتباس یہاں درج کرنا سودمند نہیں۔ البتہ پہلا اور آخری مکالمہ نقل کیا جاتا ہے تاکہ محذوف حصے کی نشان دہی ہو سکے:

''مارٹینا: اللہ جانے کون سی منحوس گھڑی تھی جب نکاح کے وقت
میرے منہ سے ہاں نکل گئی۔

''سناول: ___ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے''۔(۱۲)

یہ ڈراما ۱۹۶۱ء میں تیسری بار نشر کیا گیا تو اس کے تیسرے باب میں سناول کے ایک مکالمے کا وہ حصہ حذف کر دیا گیا جس میں موچی اور ڈاکٹر کی کارکردگی میں تضحیک کا پہلو نکل سکتا تھا۔ لگتا ہے اب کے ہماری سوسائٹی پہلے سے زیادہ حساس ہو گئی تھی۔ وہ اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

''سناول: ___ مریض مرے یا جیے۔ اپنی ہر صورت میں چاندی ہے۔ موچی کو جوتی بنانے کا چمڑہ دیجیے۔ بگاڑ دے تو اُس کے دام ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ڈاکٹر کا یہ ہے کہ اگر کسی کی صحت غارت کر ڈالے تو بھی کوئی پوچھنے والا نہیں۔ غلطی کا الزام کبھی اُس پر نہیں آتا۔ اُس کے سر تھوپا جاتا ہے، جو گزر چکا ہوتا ہے اور پھر بڑی خوبی اس کام میں یہ ہے کہ مرنے والوں میں مروّت بے حد ہوتی ہے۔ کبھی اُس طبیب کا شکوہ نہیں کرتے جس نے اُن کا کام تمام کیا ہوتا ہے۔

لی اینڈر: اِس معاملے میں مُردے بے چارے بڑے بے زبان واقع ہوتے ہیں''(۱۳)

تین ایکٹ کا یہ ڈراما' پانچ مناظر پر مشتمل ہے جس کے پہلے اور دوسرے باب میں دو' دو' اور تیسرے ایکٹ میں ایک منظر ہے' مکانی تعین کے اعتبار سے پہلا' تیسرا اور پانچواں منظر گھر کا ماحول دکھاتے ہیں اور دوسرا اور چوتھا منظر' علی الترتیب جنگل اور راستے کو ظاہر کرتے ہیں۔ زمانی

اِعتبار سے پہلے دو ایکٹ مسلسل ہیں اور صبح کا وقت ظاہر کرتے ہیں' جب کہ تیسرا ایکٹ اُسی شام کا منظر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس کا عرصہ واقعات چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں۔ یہ ہلکی پھلکی کامیڈی ہے جسے روزمرہ اِستعمال کے عام ملبوسات میں' سادہ اسٹیج پر' آسانی سے پیش کیا جا سکتا ہے۔

اس کا پلاٹ نہایت اِختصار سے اِس طرح ہے کہ لکڑ ہارا سناول' اپنی بیوی مارٹینا سے لڑ جھگڑ کر لکڑیاں کاٹنے جنگل کی راہ لیتا ہے۔ اس دوران میں دو آدمی ولئر اور لیوکس اُدھر سے گزرتے ہیں۔ وہ کسی ایسے ڈاکٹر کی تلاش میں ہیں جو اُن کے آقا گرونٹے کی صاحب زادی لیوسنڈا کی کھوئی ہوئی قوتِ گویائی لوٹا سکے۔ اِدھر مارٹینا' شوہر سے پٹائی کا بدلہ لینے کو تلملا رہی ہے۔ وہ اُنھیں بتاتی ہے کہ سناول نام کا ایک ڈاکٹر یہاں رہتا ضرور ہے' مگر دُشواری یہ ہے کہ اپنے تئیں ڈاکٹر مان کے نہیں دیتا جب تک کوئی اُس کی ٹھکائی نہ کر دے۔ لکڑیاں کاٹنا اُس کا مشغلہ ہے' اس لیے اِس وقت بھی کہیں جنگل میں کھڑا لکڑیاں کاٹ رہا ہوگا۔ دونوں آدمی یہ سُنتے ہی سناول کی تلاش میں جنگل کو نکل جاتے ہیں۔ دوسرے منظر میں وہ دونوں سناول کو ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ سناول مان کے نہیں دیتا کہ وہ ڈاکٹر ہے جس پر وہ دونوں اُس کی پٹائی کرتے ہیں۔ اس پر وہ ڈاکٹری کا اقرار کر کے اپنی جان چھڑاتا ہے۔ اب وہ اسے کھینچ کھانچ کر اپنے آقا کے پاس لے جاتے ہیں۔

دوسرے ایکٹ میں دایہ یاکلن' لڑکی کے باپ گرونٹے کو مشورہ دیتی ہے کہ اگر وہ لڑکی لیوسنڈا کی شادی اُس نوجوان لی اینڈرے سے کر دے جسے وہ پسند کرتی ہے تو لڑکی کا سارا مرض جاتا رہے گا۔ سناول' دایہ کو دیکھتا ہے تو اُس کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ وہ دایہ کا معائنہ کرنے پر تل جاتا ہے۔ دایہ کا شوہر لیوکس اُسے بڑی مشکل سے باز رکھتا ہے۔ سناول' لیوسنڈا کی نبض دیکھ کر بتاتا ہے کہ لڑکی واقعی گونگی ہے اور علاج کے لیے روٹی' سرکے میں بھگو کر کھلانے کو کہتا ہے تاکہ گویائی کے پودے کی کونپل پھوٹ سکے۔ سناول جانے لگتا ہے تو گرونٹے اُسے روپوں کی تھیلی پیش کرتا ہے۔ دوسرے منظر میں سناول کی ایک نوجوان لی اینڈرے سے مُڈبھیڑ ہوتی ہے جو لیوسنڈا کا عاشق ہے اور لیوسنڈا بھی اُسے چاہتی ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ لیوسنڈا کا باپ اُس کی شادی ایسے آدمی سے کرنا چاہتا

ہے جسے وہ پسند نہیں کرتی' اِس لیے اُس نے گونگا بننے کا بہانہ بنایا ہے۔ ہم شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہماری مدد کریں۔ اِس خدمت کے لیے وہ روپوں کی تھیلی پیش کرتا ہے جس پر سناول وعدہ کرتا ہے کہ وہ اُن کی ہر ممکن مدد کرے گا۔

تیسرے ایکٹ میں سناول اور لی اینڈر اپنا اپنا ذہن لڑاتے ہیں کہ لیوسنڈا سے ملاقات کی کیا صورت پیدا کی جائے۔ آخر سناول کو یہ تدبیر سوجھتی ہے کہ شام کو جب وہ لیوسنڈا کے علاج کے لیے جائے تو لی اینڈر کو اپنے ساتھ لیتا جائے اور اُس کا تعارف معاون دوا ساز کے طور پر کرائے۔ اِس طرح لی اینڈر کی لیوسنڈا سے ملاقات ہوجائے گی۔ آخری منظر میں سناول اپنے معاون لی اینڈر کو حکم دیتا ہے کہ مریضہ کی نبض دیکھے اور خود لڑکی کے باپ کو باتوں میں لگاتا ہے۔ ادھر لی اینڈر اور لیوسنڈا آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں۔ گرونٹے کو بیٹی کا ایک جملہ سنائی دیتا ہے تو خوش ہوجاتا ہے کہ اُس کی گویائی لوٹ آئی ہے۔ لیوسنڈا' لی اینڈر سے شادی کرنے پر اصرار کرتی ہے' مگر اُس کا باپ مان کے نہیں دیتا۔ اِس پر سناول' لی اینڈر کو حکم دیتا ہے کہ فرار کے جلاب میں دو گھونٹ شربتِ ازدواج پلانے کے لیے وہ لیوسنڈا کو باغ میں لے جائے۔ تھوڑی دیر بعد لیوکس آکر بتاتا ہے کہ لی اینڈر نے لیوسنڈا کو اغوا کرلیا ہے۔ وہ سناول کی ملی بھگت سے اس کا معاون بن کر آیا تھا۔ لڑکی کا باپ پولیس کو بلاتا ہے۔ سناول کی بیوی مارٹینا اپنے شوہر کو ڈھونڈتی ہوئی آتی ہے اور یہ سُن کر باغ باغ ہوجاتی ہے کہ اب سناول کو سزا ملے گی' مگر لی اینڈر اور لیوسنڈا واپس آجاتے ہیں اور لی اینڈر بتاتا ہے کہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اُس کا امیر چچا انتقال کرگیا ہے اور اَب اُس کی جائیداد کا واحد وارث وہی ہے۔ اِس پر گرونٹے اُسے اپنا داماد بنالیتا ہے۔

زبردستی کا ڈاکٹر' فارس (Farce) ڈراما ہے جس کے کردار مبالغہ آمیز حد تک مضحکہ خیز ہیں۔ اِن کا تعلق حقیقی زندگی سے ہے نہ حرکت و عمل میں منطقی یا نفسیاتی جواز پائے جاتے ہیں۔ جیسے سناول' بیوی کو پیٹتا ہے اور ہم سایہ بیچ بچاؤ کرنے آتا ہے تو میاں بیوی دونوں اُس کے پیچھے پڑجاتے ہیں کہ ہمارے ذاتی معاملے میں کیوں دخل دے رہے ہو۔ سناول' گرونٹے کو پیٹتا ہے کہ شاید گرونٹے بھی ڈاکٹر ہونے کا اقرار کرلے گا۔ دایہ کو دیکھتے ہی سناول کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ گرونٹے مرض پوچھتا ہے تو سناول لاطینی لفظوں کی بوچھاڑ کردیتا ہے۔ گویائی کے پودے کی کونپل

پھوٹتے دیکھنا چاہتا ہے اور فرار کے جلاب میں شربتِ ازدواج کے دو گھونٹ پلانا چاہتا ہے۔

سناول کے کئی مکالموں میں ابتذال آ گیا ہے۔ وہ عامیانہ انداز میں دایہ کو کہتا ہے: ''شے لذیز ہے''(۱۴) اُسے گلے لگانے اور اپنے ہاتھ سے اُس کی مالش کرنے کی خواہش کرتا ہے' اِسی طرح وہ مریضہ لیوسنڈا کو دیکھتے ہی اُس پر جملہ چُست کرتا ہے: ''ہر تن درست آدمی بہ خوبی اس سے کام چلا سکتا ہے۔''(۱۵)

اِس ڈرامے میں ہلکی ہلکی ڈرامائی کیفیات بھی ملتی ہیں جیسے لیوکس اور ولٹر کا سناول کو مار مار کر منوانا کہ وہ ڈاکٹر ہے۔ گرونٹے کا مرض کی بابت پوچھنا' دوائی کھا کر مریضہ کی حالت دگرگوں ہو جانا، لی اینڈر کا دواساز کے روپ میں اپنی محبوبہ سے ملنا' تجسس کا عمل تیز کرتے ہیں۔ اس ڈرامے کا نقطۂ عروج وہ مقام ہے جب لی اینڈر' لڑکی کو بھگا لے جاتا ہے اور پتا چلتا ہے کہ اس میں ڈاکٹر سناول کا ہاتھ ہے۔

اِس ڈرامے میں کئی جگہ خود کلامی کی گئی ہے جیسے سناول جنگل میں باتیں کرتا اور گاتا پھرتا ہے۔ اُس کی بیوی پٹ چکنے کے بعد بڑ بڑاتی پھرتی ہے کہ وہ اِس پٹائی کا بدلہ ضرور لے گی۔ ایک اور جگہ پر وہ خود کلامی میں کوئی تدبیر سوچنا چاہتی ہے۔ اگلے مقام پر جھنجھلاتی اور بدلہ لینے کا موقع پا کر خوش ہو جاتی ہے اور اپنے آپ سے کہتی ہے: ''واہ وا۔ نصیبے نے اس لچے سے بدلہ لینے کا کیا موقع بخشا ہے!''(۱۶) ایک مقام پر دھوپ تیز ہونے کی وجہ سے ولٹر، سناول کو سر ڈھانپنے کو کہتا ہے تو سناول یک رخی خود کلامی کرتے ہوئے کہتا ہے: ''عجب تکلف پسند لوگ ہیں! سر میرا کھلا پڑا ہے۔ تکلیف انھیں ہو رہی ہے''۔(۱۷)

تاج کی مکالمہ نویسی کی ایک تکنیک یہ ہے کہ ایک کردار پورے جملے بولتا ہے اور دوسرا حروفِ استفہام سے مکالمہ آگے بڑھاتا ہے۔ یہ تکنیک 'تلی پھٹ گئی' گلابی ساڑی' اور' انار کلی' میں اپنی جھلک دکھاتی ہے۔ 'زبردستی کا ڈاکٹر' میں اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں:

''گرونٹے: مگر ____

لیوسنڈا: میں جو فیصلہ کر چکی ہوں۔ اُس سے سرمو انحراف نہ کروں گی۔

گرونٹے: کیا ____

لیوسنڈا : آپ ہزار دلیلیں دیں، ہرگز کارگر نہ ہوں گی۔

گرونٹے: اگر____

لیوسنڈا : آپ کی کوئی بات میرے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی۔

گرونٹے: لیکن ____

لیوسنڈا : یہ میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔

گرونٹے: میں نے ____

لیوسنڈا : چناں چہ میری طرف سے اجازت ہے کہ آپ اپنے بس کی کوئی کوشش نہ اُٹھا رکھیں۔

گرونٹے: اُس کے ____

لیوسنڈا : لیکن میرا دل یہ ظلم کسی طرح برداشت نہ کرے گا۔

گرونٹے: گویا____"(۱۸)

اس ڈرامے کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی زبان فطری، حقیقی اور رواں دواں ہے۔مکالمے برجستہ اور بے تکلف ہیں۔ایسا لگتا ہے، دو آدمی روزمرہ زندگی میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔لفظوں کی ترتیب اور جملوں کی بندش جیتی جاگتی زندگی کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ایک جگہ پر سناول، بیوی کی پٹائی کرنے کے بعد منا کیسے رہا ہے، دیکھیے:

"سناول: تو آؤ، صلح صفائی کرلیں۔لاؤ ہاتھ۔

مارٹیا: پہلے دِل کی بھڑاس نکال لی اور اب کہتے ہو لاؤ ہاتھ۔

سناول: چلو۔کچھ مضائقہ نہیں۔لو۔اِدھر لاؤ ہاتھ۔

مارٹیا: میں ہاتھ نہیں ملانے کی۔

سناول: نہیں؟

مارٹیا: نہیں۔

سناول: مٹھو بھی ہے میری؟

مارٹیا: نہیں۔

سناول: ارے تم تو ہنسی' دل لگی میں بگڑ جاتی ہو۔ بھلا کوئی بات بھی۔

مارتھا: چھوڑو میرا پیچھا۔

سناول: اچھا بھئی' خطا ہوئی۔ معاف کر دو۔ اب تو آ جاے ہاتھ۔

مارتھا: اچھا اچھا۔ کر دیا معاف۔''(۱۹)

یہ ڈراما روایتی اور حکایتی انداز کا ہے۔ اس پر قدیم داستانوں کا عکس پڑتا ہے۔ قدیم معاشرے کا تحیر خیز افسانہ معلوم ہوتا ہے جو ڈرامائی مفاہمت کے سہارے تفریح بہم پہنچا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ مولیئر' فرانس کا معروف ڈراما نگار تھا جو پیرس میں پیدا ہوا۔ حصول تعلیم کے بعد تھیٹر یکل کمپنی بنائی' مگر کام یاب نہ ہوئی تو اداکاروں کے طائفے میں شامل ہو کر قریہ قریہ اداکاری کرنے لگا۔ ۱۶۵۸ء میں پیرس میں بادشاہ لوئی چہار دہم کے سامنے اسے اپنا کھیل دکھانے کا موقع ملا جو بادشاہ نے پسند کیا اور اُسے شاہی تھیٹر میں شامل کر لیا۔ مولیئر نے ساری عمر ڈرامے لکھنے اور اُن میں اداکاری کرنے میں گزار دی اور انتقال بھی اداکاری کرتے ہوئے اسٹیج پر کیا۔ مولیئر نے سترہویں صدی کے فرانس کی معاشرت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے اور طنز و مزاح کو بہ طور ہتھیار استعمال کیا ہے۔

(ماخوذ از 'اُردو انسائیکلو پیڈیا' طبع چہارم' فیروز سنز لاہور ۲۰۰۵ء ص ۱۴۷۶)

۲۔ ڈراما کیٹلاگ رجسٹر' ریڈیو پاکستان لاہور' ص ۹۵' نمبر شمار ۴۷۵

۳۔ سید امتیاز علی تاج' زبردستی کا ڈاکٹر' سائیکلو سٹائلڈ مسودہ نمبر ۱' مشتمل بر صفحات ۴۱' مخزونہ اولڈ سکرپٹ سیل' ریڈیو پاکستان لاہور' عکس مملوکہ راقم الحروف۔

۴۔ ڈراما کیٹلاگ رجسٹر' محولہ بالا ۲۔   ۵۔ ڈراما کیٹلاگ رجسٹر' محولہ بالا ۲۔

۶۔ سید امتیاز علی تاج' زبردستی کا ڈاکٹر' سائیکلو سٹائلڈ مسودہ نمبر ۲' مشتمل بر صفحات ۴۱' مخزونہ سنٹرل پروڈکشنز یونٹ ریڈیو پاکستان اسلام آباد' عکس مملوکہ راقم الحروف۔

۷۔ سید امتیاز علی تاج' زبردستی کا ڈاکٹر' محولہ بالا ۳' باب دوم' منظر اول' ص ۲۲

۸۔ ایضاً ٗباب دوم ٗمنظر اول ٗ ص۲۸ ۹۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر دوم ٗص۹

۱۰۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر دوم ٗ ص۹،۱۰ ۱۱۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر اول ٗص۱

۱۲۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر اول ٗص۱ ۱۳۔ ایضاً ٗمحولہ بالا ۲ ٗباب سوم ٗمنظر اول ٗ ص۳۴

۱۴۔ ایضاً محولہ بالا۳ ٗباب دوم ٗمنظر اول ٗ ص۲۰ ۱۵۔ایضاً ٗباب دوم ٗمنظر اول ٗ ص۲۲

۱۶۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر اول ٗ ص۶ ۱۷۔ ایضاً ٗباب اول ٗمنظر دوم ٗ ص۱۱

۱۸۔ ایضاً ٗباب سوم ٗمنظر اول ٗص۳۶ ۱۹۔ایضاً ٗباب اول ٗمنظر اول ٗص۵

مصادر

۱۔ ڈراما کیٹلاگ رجسٹر ٗ ریڈیو پاکستان لاہور۔

۲۔ سید امتیاز علی تاج ٗ زبردستی کا ڈاکٹر ٗ سائیکو سٹائلڈ مسودہ نمبر۱ ٗ مشتمل بر صفحات ۴۱ ٗ مخزونہ اولڈ سکرپٹ سیل ریڈیو پاکستان لاہور۔

۳۔ سید امتیاز علی تاج ٗ زبردستی کا ڈاکٹر ٗ سائیکو سٹائلڈ مسودہ نمبر۱ ٗ مشتمل بر صفحات ۴۱ ٗ مخزونہ سنٹرل پروڈکشنز یونٹ ریڈیو پاکستان اسلام آباد۔

۴۔ اُردو انسائیکلو پیڈیا ٗ طبع چہارم ٗ فیروز سنز لاہور

حواشی

۱۔کوئی اپنی بیوی پر بھی ہاتھ اُٹھاتا ہے!(ص۳) ۲۔میرا اپنا دل مار کھانے کو چاہتا ہے۔(ص۳)

۳۔شرابیوں کا وطیرہ ہے۔(حذف شدہ)(ص۴) ۴۔بیوی کی مُرمت کیجیے۔(ص۴)

۵۔میں کیوں مرمت کرتا اپنی بیوی کی!(ص۴) ۶۔مار مار کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لی۔(ص۴)

۷۔ایک دوسرے کو چار پانچ جڑ دینا۔(ص۵) ۸۔وہ گھونسے چپ چپاتے ہضم نہیں کیے جا سکتے (ص۶)

۹۔دیکھو[اِس] تو مجھے کوئی ہاتھ لگا سکتا ہے!(ص۲۱) ۱۰۔گیہوں اور شراب کی آمیزش کے باعث (ص۲۷)

۱۱۔عاشق ہوں۔(ص۳۰) ۱۲۔عشق معاشقے میں۔(حذف شدہ)(ص۳۰)

۱۳۔اِس بیماری کا علاج ہے عشق میں کامیابی(ص۳۱) ۱۴۔کمی کچھ بھی نہیں۔(حذف شدہ)۔(ص۳۲)